ما علینا الا البلاغ المبین

اصلاح ترجمہ مرزا حیرت

جسکو

اشرف العلماء افضل الفضلاء راس المفسرین تاج المحدثین

واقف احادیث وآیات صاحب مواجید وحالات ماہر علوم نقلی

وعقلی حضرت اقدس مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی مد ظلہم العالی نے

تالیف فرمایا اور

محمد انعام اللہ مدرس عربی جامع العلوم کانپور ساکن پرتاپور نے محمد قمر الدین صاحب کے

مطبع قیومی کانپور میں چھپوایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ عرض ہے کہ ان دنون ایک اردو ترجمہ قرآن مجید کا منجانب مرزا حیرت صاحب
دہلی سے شائع ہونا شروع ہوا ہے اتفاقاً نظر سے جو گذرا تو اس سے بھی مسلمانون کو مضرت
پہونچنے کا اندیشہ غالب ہوا۔ اول احتیاطاً بعض اغلاط سے جو بضمن بیان مسائل حواشی
مین واقع ہوئی تھین مترجم صاحب کو انکی انصاف پسندی کا اندازہ کرنے کی غرض سے
اطلاع دی گئی جسکا جواب یہ ملا کہ "الحمد للہ نفس ترجمہ مین کوئی غلطی نہین بتائی گئی رہا
حاشیہ کی بابت خواہ آپ پڑھین یا نہ پڑھین مانین یا نہ مانین اسکی بابت کچھ نہین
کہا جا سکتا" جس حالت مین کہ حاشیہ موضح متن ہوتا ہے ہر دانشمند اس جواب کا
پایہ سمجھ سکتا ہے مگر اتمام حجت کے لئے خود ترجمہ کو بھی جابجا دیکھا تو اغلاط سے خالی
نہ پایا اسلئے عام مسلمانون کی حفاظت کی غرض سے ضروری معلوم ہوا کہ صرف
دو پارون کے ترجمہ مین متن وحواشی کی کچھ غلطیان جو سرسری نظر سے خیال مین آئی
ہین بطور نمونہ کے ظاہر کر دی جاوین اسی پر بقیہ حصہ کو قیاس کر لیا جاویگا اگر بقیہ کی
غلطیون کا اوسط اسی حساب سے لگایا جاوے تو کل ترجمہ کی غلطیان [illegible]
سے بڑھ گئی ہونگی۔ چونکہ حسب مذاق جواب مذکور ترجمہ اصل اور حواشی تابع ہین
اسلئے انکی ترتیب مین بھی لحاظ رکھا گیا۔

واللہ ولی الہدایۃ ۔ والعاصم من الغوایۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اغلاط ترجمہ

سورہ فاتحہ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ ترجمہ نہ ان کی جن پر (تیرا) غضب نازل ہوا۔
اقول صیغہ مجہول متعدی کا ترجمہ معروف لازم سے کرنا تبدیل مراد ہے۔

سورہ بقرہ۔ رکوع اول أُولَـٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ترجمہ اپنے رب کی طرف سے وہی لوگ سیدھی راہ پر قائم ہیں اقول ترکیب نحوی میں من ربہم صفت ہدی کی ہے اور ترجمہ مذکورہ میں لازم آتا ہے کہ عامل علی کے متعلق ہو اسمیں بھی تبدیل مراد قرآنی ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔ ایضاً اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ترجمہ البتہ جو لوگ الخ اقول لفظ البتہ باعتبار معنی لغوی کے یہاں صحیح ہے مگر ہمارے بول چال میں یہ لفظ دفع شبہہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے جو اس جگہ خلاف مقصود ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً عَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ترجمہ اور انکی آنکھوں پر پردہ (ڈالدیا) ہے اقول گو ڈالدیا کو بین الہلالین لکھا ہے مگر اس سے یہ جملہ فعلیہ بن گیا اور قرآن میں جملہ اسمیہ ہے اور قواعد بلاغت کے اعتبار سے ہر ایک کے جداگانہ آثار ہیں پس اسمیں غرض قرآنی کی تغییر ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع دوم۔ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ترجمہ اور انکے (دل میں) ایمان نہیں ہے اقول هُم اسم ما ہے اور بمؤمنین خبر اور ترجمہ مذکورہ اسکے مطابق نہیں اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً وَلٰكِن لَّا يَشْعُرُوْنَ ترجمہ اور نہیں سمجھتے نہیں اقول اور مگر اہل زبان سے نہیں سنا گیا اور غلط الفاظ سے ترجمہ کرنا غلط ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً فِیْ طُغْیَانِهِمْ ترجمہ اپنے کفر میں اقول ترجمہ لفظ مرادف سے ہونا چاہیے اور طغیان اور کفر گو مصداقاً متحد ہوں مگر اتحاد مفہومی یعنی ترادف نہیں اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ ترجمہ سو نہ انکی تجارت نے نفع دیا اقول ربح لازم ہے نہ متعدی اسی لئے اس ترکیب میں اسناد مجازی پائی گئی ہے جسکی حقیقت فما ربحوا فی تجارتہم ہے جسمیں متعدی

صفت کا استعمال لازم میں اور ترجمہ مذکورہ میں اسکو متعدی لیا گیا ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں
ایضاً لا یبصرون ترجمہ اب اُنھیں کچھ نہیں سوجھتا اقول چونکہ یہ ترجمہ مطابق صیغہ کے نہیں اسلئے صحیح نہیں ایضاً کلما اضاء لهم ترجمہ جب اُنکے آگے
اقول قرآن میں یا ان کوئی لفظ ایسا نہیں جسکا ترجمہ آگے ہو سکے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں
ایضاً ولو شاء الله ترجمہ اور اگر اللہ چاہے اقول لو انتفا فی الماضی کے لیے ہی اسلئے حال یا استقبال کے ساتھ ترجمہ کرنا صحیح نہیں۔

رکوع سوم

رکوع سوم - جعل لكم الارض فراشا - ترجمہ زمین کا بچھونا اقول ترجمہ ترکیب کے مطابق نہیں اسلئے صحیح نہیں اسیطرح ترجمہ والسماء بناء کا صحیح نہیں ایضاً واتوا به متشابها ترجمہ انھیں ایک ہی رنگ و صورت کے میوے ملا کرینگے اقول ترجمہ مطابق ترکیب صیغہ کے نہیں جیسا ظاہر ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً وقليلا ترجمہ (لیکن) اور اقول لیکن اور اہل زبان میں مستعمل نہیں اسلئے یہ لفظ غلط ہی اور غلط لفظ سے ترجمہ کرنا غلط ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع چہارم

رکوع چہارم - انبئونی ترجمہ مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ اقول ضمیر وحدان کا ترجمہ جمع کے ساتھ مخالف بلاغت قرآنی ہے اسلئے صحیح نہیں ایضاً فکان من الکافرین ترجمہ راندۂ درگاہ ہوگیا اقول گو کافر کے لیے راندۂ درگاہ ہونا لازم ہی مگر مفہوم میں اتحاد نہیں اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً فازلهما ترجمہ اور حوا کو اقول هما ضمیر تثنیہ کی ہی نہ واحد مؤنث کی جو حوا کی طرف راجع کیا واسطے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً متاع ترجمہ لطف زندگی۔ اقول متاع کے لغوی معنی میں نہ لطف ماخوذ ہے نہ زندگی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع پنجم

رکوع پنجم - اذکروا ترجمہ شکر کرو۔ اقول ذکر کے معنی شکر نہیں اور شکر کا طریقہ ذکر ہونا اور بات ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں واستعینوا بالصبر والصلوۃ ترجمہ اور (مصیبت کے وقت) صبر سے کام لو اور نماز (پڑھو اور خدا) سے (دعا مانگو) اقول

اضافہ عبارت مین الجلالین تفسیر مقصود کے لئے ہوتی ہی نہ تغییر مقصود کے لیئے اور یہان مجموعہ عبارت کے اعتبار سے صلوۃ کا تعلق استعینوا سے نرہا جو مقصود نظم قرآنی ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین

رکوع ششم

رکوع ششم ۔ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ الخ ترجمہ اور یہ (احسان بھی یاد کرو) کہ کرتے ہین دنیا بھر کے لوگون سے تمھین افضل بنایا اقول ماضی کا ترجمہ حال کے ساتھہ مجاز ہی اور بلا تعذر حقیقت کے مجاز جائز نہین بالخصوص جبکہ النعمت کو ترجمہ مین ماضی مان لیا گیا ہی وہ قرینہ حقیقت کا اور زیادہ مؤکد ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضًا وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ ترجمہ اور (اُسوقت کو بھی یاد کرو) جب ہمنے موسی کو (ایک) کتاب (یعنی توریت) دی (کہ) جو (برے اور بھلے اور حلال حرام مین) تمیز کرا دینے والی ہی اقول فرقان ترکیب مین کتب پر معطوف ہی نہ کہ اُسکی صفت جیسا کہ ترجمہ مین قرار دیا ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضًا فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ ترجمہ اپنے آپ کو ہلاک کر دو اقول ہلاک عام ہے غرق و حرق و خنق و ہدم و تسمم وغیرہا کو اور قتل خاص ہی دونون کے مفہوم مین تغایر ہوا اور ترجمہ مرادف کے ساتھہ چاہیے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین۔ ایضًا فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَةُ ترجمہ تمھین آگ نے آلیا اقول صاعقہ آواز شدید کو کہتے ہین نہ کہ آگ کو اور نار کا اقتران اور بات ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع ہفتم

رکوع ہفتم ۔ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ترجمہ اور زمین مین فساد برپا کرتی ہوئی مت پھرو اقول عثی یعثی کے معنی افسد یفسد کے ہین نہ کہ پھرنیکے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضًا مِنْ بَقْلِهَا ترجمہ (عمدہ) ترکاری (جیسے پودینہ) اقول چونکہ عربی مین بقل عام ہی ماکول و غیر ماکول کو اور مراد بیان ماکول ہی اسلئے بعض مفسرین نے بیان مراد کے لیئے اطائب توکل کی قید لگا دی ہی اور تمثیل مین نعناع و کرفس و کراث ذکر کرکے واشباہہا کہدیا ہی جسمین سب ماکولات آجاتے ہین۔ ہمارے محاورہ مین لفظ ترکاری اطائب توکل کے معنی کا فائدہ دیتا ہی اسلئے ترکاری سے ترجمہ کرنا بالکل کافی وافی ہے

پھر اسمین عمدہ کی قید اور تمثیل مین پودینہ کی تخصیص یہ معنی مقصود کے اکثر ادا کر
دیتی ہے جسمین تفسیر مراد ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع ہشتم

رکوع ہشتم۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ ترجمہ خدا مجھکو اپنی پناہ مین رکھے اقول اگر آعاذنی اللہ
ہوتا تو اسکا یہ ترجمہ صحیح تھا صیغہ و ترکیب موجود کا یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع نہم

رکوع نہم۔ کَذٰلِکَ یُحْیِ اللّٰہُ الْمَوْتٰی وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ ترجمہ اسیطرح اللہ مردون کو جلاتا
اور تمکو اپنی نشانیان دکھاتا ہی اقول اگر احیاء موتی کا فی الحال مشاہدہ ہوا کرتا تو
حال کا ترجمہ صحیح تھا یہان استقبال کا صیغہ مراد ہی۔ خطاب منکرین احیاء کو ہی کہ جسطرح
ہمنے قصہ مذکورہ مین زندہ کر دیا اسیطرح قیامت مین سب مردون کو زندہ کر دینگے البتہ
یریکم کا ترجمہ حال کے ساتھ صحیح ہی کیونکہ آیات کے معنی نمونے کے ہین اور مراد اس سے
یہ قصہ احیاء کا ہی کہ نمونہ احیاء موتی کا ہی اور اسکا مشاہدہ ہو چکا ہی اسلئے اسکا ترجمہ حال
سے صحیح ہی بخلاف ترجمہ یحیی کے جیسا گذرا اسلئے یہان یحیی کا ترجمہ صحیح نہین ایضاً
فَوَیْلٌ لَّھُمْ دو جگہ ترجمہ تف اور کمبخت اقول کلمہ ویل تفجع و حزن کے لئے ہی نہ تقبیح
اور تحقیر کے لئے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضاً مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً ترجمہ جسنے (عمر بھر)
برائی کی اقول عمر بھر کی قید بلا دلیل بلکہ خلاف دلیل ہی۔ جب مدار وعید کا کسب سیئہ
پھر جب یہ علت پائی جاویگی معلول پایا جاویگا خواہ ایک بار ہو یا عمر بھر ہو اگر معتزلہ
و خوارج کا جواب دینا مقصود ہی تو یہ توجیہ کافی نہین ہوتی بلکہ بعض افراد عاصی کا جو کہ
عمر بھر مرتکب معاصی کا رہے مخلد رہنا تسلیم کر لیا گیا اور یہی مذہب فرقہ مذکورہ
کا ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین۔

رکوع دہم

رکوع دہم۔ تَظٰھَرُوْنَ عَلَیْھِمْ ترجمہ چڑھائی کر کے جاتے ہو اقول تظاہر بمعنی تعاون
ہے نہ بمعنی چڑھائی۔ اگر کوئی اپنی ہی مصلحت کے لئے دشمن پر چڑھ کر جاوے اپنے کسی اور
کی مدد مقصود یا موجود نہو چڑھائی صادق آویگی تعاون صادق نہ آویگا پس یہ دونون
علیحدہ علیحدہ مفہوم ہین اسلئے یہ ترجمہ لغت کے خلاف ہونے کی وجہ سے صحیح نہین۔

ایضاً فی الحیوۃ الدنیا ترجمہ دنیا کی چند روزہ زندگی مین اقول الحیوۃ الدنیا
موصوف صفت ہین اور ترجمہ مضاف مضاف الیہ کا کیا گیا ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین

رکوع یازدہم [۱۱] فقلیلا ما یؤمنون ترجمہ ایمان والے ہی قلیل ہین اقول
قلیل مرفوع نہین ہی جو اس ترجمہ کا احتمال ہو بلکہ منصوب ہے یومنون کا مفعول مطلق
پس تقلیل ایمان کی مقصود ہی نہ اہل ایمان کی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین ایضاً بما
قدمت ایدیہم ترجمہ اور ان اعمال بد کی وجہ سے جنکو انکے ہاتھون نے گناہو
پیش خیمہ بنا کر آگے بھیجا ہی اقول اگر جنکو نہوتا تو پیش خیمہ کی اضافت گناہون کیطرف
بیانیہ ہو سکتی تھی اور اب یقینا مضاف مضاف الیہ متغائر ہین پس لازم آتا ہے کہ گناہ
اور چیز ہین اور انکا پیش خیمہ کچھ اور اور یہ محض غیر معقول ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین

رکوع دوازدہم [۱۲] نزلہ علی قلبک ترجمہ تمھارے دل مین ڈالا ہی اقول تنزیل کا
ترجمہ ڈالنا اور علی کا ترجمہ مین صحیح نہین

رکوع سیزدہم [۱۳] من یتبدل الکفر بالایمان ترجمہ جسنے ایمان کی عوض کفر
بدل لیا اقول یتبدل خود صیغہ مضارع کا بھر موقع شرط مین کسی طرح ماضی کا محتمل
نہین اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین

رکوع چہاردہم [۱۴] منع مساجد اللہ ترجمہ اللہ کی مسجدون مین اللہ کا نام لئے جانے
لوگونکو روکے اقول مساجد مفعول فیہ نہین ہے بلکہ مفعول بہ ہی اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہین
ایضاً اولئک ما کان لہم الخ ترجمہ ان لوگون کی خود یہ شان نہ تھی کہ انہین
یعنی بیت المقدس مین جائین مگر ڈرتے ہوئے چہ جائیکہ مسلمانون کو روکین اور اسکی
بیحرمتی کرین اقول مسلمانون کو روکنے والے مشرکین مکہ تھے اور انکو بیت المقدس سے
کوئی تعلق نہین اور بیت المقدس مین جانیوالے یہود یا نصاریٰ تھے اور انکا روکنا مسلمانون
کو آیت مین مذکور نہین اسلئے یہ مضمون بالکل غیر مرتبط ہی پس یا یدخلوہا مین ضمیر منصوب
کا مرجع غلط سمجھے یا اولئک کا مشار الیہ غلط سمجھے بہرحال یہ ترجمہ صحیح نہین اور یہ ظاہر ہے

رکوع یازدہم ۱۱
رکوع دوازدہم ۱۲
رکوع سیزدہم ۱۳
رکوع چہاردہم ۱۴

کہ لفظ مسلمان کا اطلاق عرف خاص و عرف عام میں صرف مؤمنین امت محمدیہ ہی
پر آتا ہے ایضاً وَاسِعٌ ترجمہ فراخ رحمت والا اقول واسع کا مفہوم مطلق ہے رحمت
اُسکا جزو نہیں اور کسی مفسر کا واسع الرحمۃ کہدینا اسلیئے حجت نہیں کہ ترجمہ میں تساوی مفہوم
ضروری ہے اور تفسیر میں اصلاح مراد خواہ کسی طرح ہو۔ اسلیئے یہ ترجمہ صحیح نہیں

رکوع پانزدہم - مَثَابَةً - ترجمہ زیارتگاہ اقول ثاب یثوب بمعنی رجع یعنی رجع ہونیکی ہے نہ زیارتگاہ
کے اسلیئے یہ ترجمہ صحیح نہیں اور زیارت کی غرض ہونا اور بات ہے

رکوع ہفدہم - فَلَنُوَلِّيَنَّكَ ترجمہ ہم اُسی کا حکم دیدینگے - اقول تولی یا بمعنی تحویل ہے
یا بمعنی تمکین یعنی حاکم کردن نہ بمعنی حکم دادن جیسا کہ ترجمہ سے لازم ہے - اسلیئے یہ ترجمہ صحیح نہیں
ایضاً اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ - ترجمہ جو تمہارا رب کہے حق وہی ہے - اقول یہاں کوئی لفظ
ایسا نہیں جسکے معنی کہنے کے ہوں یہ زیادۃ علی الکتاب ہے - اسلیئے یہ ترجمہ صحیح نہیں

رکوع بستم - وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ - ترجمہ بلکہ ایمان والوں کو خدا کی محبت زیادہ
ہوتی ہے - اقول نہ واو مرادف بل کا ہے نہ مقام ترقی یا اعراض کا ہے کہ مجازاً مراد لیا جاوے
بلکہ تقابل مقصود ہے جو منافی بل کا ہے اسلیئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا ترجمہ اور اگر کوئی ظالموں کو اُسوقت دیکھے الی قولہ تو اپنی گذشتہ غلط کاریوں
پر سخت نادم ہونگے - اقول چونکہ اس جزا کو شرط کے ساتھ کوئی ربط نہیں اس
حیثیت سے یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے

رکوع بیست و دوم - أُولٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ترجمہ یہی لوگ راست گو ہیں اقول
یہاں صدق قول و فعل دونوں کو عام ہے تخصیص کی کوئی وجہ نہیں اسلیئے یہ ترجمہ صحیح نہیں
ایضاً وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ترجمہ اور رشتہ داروں کو حصہ رسد وصیت کر جاوے
اقول بالمعروف کا مفہوم حصہ رسد نہیں اسلیئے یہ ترجمہ صحیح نہیں ایضاً فَلَا إِثْمَ
عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ترجمہ پھر اُسپر کوئی گناہ نہیں (اسلیئے کہ) اللہ بخشنے والا
مہربان ہے - اقول یہاں کوئی حرف تعلیل کا نہیں جسکا ترجمہ (اسلیئے کہ) کیا گیا ہے

نہ مقام مقتضی بلکہ نہ قابل تعلیل ہے کیونکہ غفوریت علت عدم اثم کی نہیں ہو سکتی بلکہ غفوریت کا اثر رفع اثم ہے جو خود مستلزم اثم کو ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع بست و سوم۔ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ترجمہ تمپر تخفیف کر دی اقول توبہ کے معنی تخفیف کے کسی طرح درست نہیں اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔ اور تحقق توبہ کا ضمن تخفیف بین اور بات ہے۔ ایضاً وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ۔ ترجمہ انسے ہم بستر نہ ہونا اقول مباشرۃ لغت مین بھی اور مقام بیان احکام اعتکاف مین بھی عام ہے وطی اور لمس و قبلہ کو۔ یہ تخصیص محض بلا وجہ بلکہ مضر و موہم تخصیص منہی عنہ ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع بست و ہفتم۔ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ترجمہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے اقول یہ ترجمہ کبیر کا ہو سکتا تھا نہ اکبر کا کہ افعل التفضیل ہے چنانچہ اسی آیت مین اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ کے ترجمہ مین اُسکی رعایت ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع بست و ہشتم۔ اَنْ تَبَرُّوْا ترجمہ سلوک کرون اقول یہ حاصل معنی ضرور ہے مگر ترجمہ مین الفاظ کی خصوصیات کا لحاظ ضروری ہے اسلئے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

ایضاً بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ ترجمہ بیہودہ قسم پر جو بیساختہ زبان سے نکل جاتی ہے اقول یہ تفسیر مذہب حنفیہ کے خلاف ہے اور اس سے قریب ہی قرو کی تفسیر حنفیہ کے موافق کی ہے غیر مقلدی یہی ہے۔

رکوع سی ام۔ عَلَى الْوَارِثِ ترجمہ اور دودھ پلانیکا خرچ اگر باپ مر جاوے تو ایسا ہی اُسکے وارث پر ہے۔ اقول متبادر عبارت سے یہ ہے کہ باپ کے مرنیکے بعد بچہ کے علاوہ باپ کا کوئی وارث بچہ کا کفیل ہوگا پس اگر یہی مطلب ہے تو غلط ہے کیونکہ اجماع مرکب سے یہ ثابت ہے کہ یا خود بچہ کے مال مین کہ وہ باپ کا وارث ہے یا بچے کے وارث کے ذمہ یہ انفاق واجب ہے۔ اور اگر عبارت مذکورہ کا کچھ اور مطلب ہے جو اس اجماع کے کسی جزو پر منطبق ہوسکے تو اُسکی توضیح ضروری تھی کہ ایہام خلاف مقصود کا نہوتا اس اعتبار سے یہ ترجمہ صحیح نہیں۔

رکوع سی و یکم۔ مِنْهُنَّ۔ اسکا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے یہ بہت بڑی غلطی ہے۔

ایضاً الٓمّٓ ترجمہ ایک صندوق اقول چونکہ اسمین الف لام عہد کا ہی
اور یہ ترجمہ اُسکے خلاف ہی اسلیے یہ ترجمہ غلط ہی۔

رکوع سی و سوم ۳۳

رکوع سی و سوم غُرْفَةً ترجمہ ایک آدھ چلو پانی اقول ایک آدھ کا لفظ ہمارے محاورہ مین متعدد و قلیل کے لئے موضوع ہی اور غرفہ مین وحدت محض مقصود ہی اسلیے یہ ترجمہ غلط ہی

اغلاط حواشی

صفحہ ۲ سطر ۹ قولہ چھٹا نام وافیہ ہی۔ اس سے پایا جاتا ہی کہ نماز معراج مومن ہی اقول اسم اور وجہ تسمیہ مین مناسبت تو ہونا چاہیے بیان اُسکا نشان بھی نہین۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۳۔ قولہ علم حقیقت اُس علم کو کہتے ہین الخ اقول اس تفسیر کا کیا مطلب اور کیا سند۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۴ قولہ علم شریعت کی دو قسمین الخ اقول اصول عقائد کیا چیز ہین فروع عقائد کیا چیز ہین پھر علم شریعت کا انہین انحصار کیا شئے۔

صفحہ ۴ سطر ۲۲۔ قولہ جب تک ہم مین طلب منفعت کی قوت نہوگی ہمین کوئی فائدہ نہین پہونچا سکتا۔ اقول نہین پہونچا سکتا مین امکان قدرت کی نفی ہوئی حالانکہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ نص قطعی ہی یہ اشتراط قابلیت خاص فلاسفہ و معتزلہ کا مذہب ہی جو صریح خلاف قرآن و خلاف عقل ہے۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۵۔ قولہ بن دیکھی چیزو نپر الی قولہ کاش ہم اُنسے تھا اقول اس سے تو یہ لازم آتا ہی کہ صحابہ بن دیکھی چیزو نپر ایمان والے اور الذین یؤمنون بالغیب مین داخل نہ تھے۔ نعوذ باللہ منہ۔

صفحہ ۶ سطر ۲۳۔ قولہ صالحات اُن اعمال مستقیمہ کو کہتے ہین جنکا ثبوت عقلی دلائل اور کتاب و سنت سے ہوا ہو اقول ظاہر عبارت سے متبادر یہی ہی کہ انکی استقامت پر تینون دلائل قائم ہون اس سے لازم آتا ہی کہ جو عمل دلیل نقلی سے ثابت ہوا ہو وہ عمل صالح نہین حالانکہ اکثر فروع شرعیہ اسی قبیل سے ہین۔ یہ صاف مسلک فطرت پرستان حال کا ہے اور اگر کچھ تاویل کیجاوے تب بھی ایہام باطل کے الزام سے سبکدوشی نہین ہوسکتی۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۴۔ قولہ مگر اصطلاح شرع مین الخ اقول مقسم کا اقسام پر صادق آنا

ضروری ہے جب مقسم مین خروج عن الطاعۃ کو گناہ کبیرہ کے ساتھ مقید کر لیا گیا۔ پھر جن چیزون پر
ایمان لانا واجب ہے اُنکا انکار کہ یقینا کفر ہی اُسکی قسم کیونکر بن سکتی ہی کیونکہ مرتکب کبیرہ کا
مومن ہی رہتا ہی اور اُسکو کافر جاننا خوارج کا مذہب ہے اور خارج از ایمان غیر داخل فی الکفر
ماننا معتزلہ کا مذہب ہے۔ صفحہ ۷ سطر ۱۰۔ قولہ خداوند تعالی کی نسبت ہدایت اور ضلالت
کا آنا الخ اقول خدا تعالی کی طرف ہدایت کی نسبت تو بہت جگہ آئی مگر نعوذ باللہ
ضلالت کی نسبت کہین نہین آئی ضلالت کے معنی گمراہ ہونیکے ہین نہ گمراہ کرنے کے
اس قول مین اتنی بڑی غلطی کی ہی کہ کلمۂ کفر تک نوبت پہونچ گئی ہی۔ صفحہ ایضا سطر ۲۲ قولہ
تعجب کر کے فرماتا ہی اقول صدور تعجب کا حق جل و علا شانہ سے محال ہی کیونکہ اُسکا منشا جہل
ہے۔ تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا۔ صفحہ ایضا سطر ۲۴ قولہ جیسا کہ خدا تعالی کا یہ قول الحمد للہ
الی قولہ اسپر دلالت کرتا ہی اقول واو محض عطف کے لئے ہی ترتیب کا اُسمین لحاظ نہین۔
اسلئے اس دلالت کا دعوے محض غلط ہی۔ صفحہ ۹ سطر ۲۴۔ قولہ نسیان اگرچہ اُس الخ
اقول یہ مبنی ہی حکما کی قول پر جسکا منشاء قضیہ کفریہ الواحد لا یصدر عنہ الا الواحد ہے
پس یہ بناء الفاسد علی الفاسد تفسیر قرآن مین سراسر باطل ہے۔ صفحہ ایضا سطر ۲۴ قولہ
کسی چیز کا بھول جانا اُسکے ترک کو لازم ہوتا ہی الخ اقول بھول جانا ترک کو لازم
نہین ہوتا البتہ ترک بھول جانے کو لازم ضرور ہی۔ یہ فاش غلطی ہی۔ پھر آگے چلکے اس
قول مین تو جسطرح ملزوم کا لازم مین "نسیان کو ملزوم اور ترک کو لازم مان لیا ہے
جو اوپر کے دعوے کے بالکل خلاف ہے۔ کلام مین تعارض ہونا یہ دوسرا فساد ہے۔
صفحہ ۱۱ سطر ۳ قولہ حضرت موسی اور اُنکے ایک سال بعد حضرت ہارون نے بھی یہین
وفات پائی اقول علمائے اسلام نے تصریحا لکھا ہی کہ حضرت ہارون نے حضرت موسی
علیہ السلام سے قبل وفات پائی۔ صفحہ ایضا سطر ۱۲ قولہ بقل الخ اقول اول بل کی
قید پر دلیل مطلوب ہے پھر بودینہ وغیرہ کا لغت اسمین داخل نہونا جیسا لفظ مگر او سے بھی
معلوم ہوتا ہی محتاج دلیل ہے۔ صفحہ ایضا سطر ۱۴۔ قولہ نصران جیسے ندمان اور نصرانۃ

نرمادہ کی جمع ہو اقول نصران کی جمع تو ہے لیکن اگر نصرانیہ کی جمع کہیں نہیں آیا جیسا محشی نے کہا ہی
صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ قولہ اور تمام عمر نیک اعمال مین گذار دی - اقول تو اس حساب سے بھی جو
صحابہ یا وہ مسلمان جدید الاسلام ہین نعوذ باللہ وہ مستحق جنت نہونا چاہئین کیونکہ
انکا ایک حصہ عمر کا جو قبل قبول اسلام تھا نیک اعمال مین نہین گذرا - ایسین صحابہ کی طرف
کیسے امر قبیح کی نسبت لازم آتی ہی - صفحہ ۱۷ سطر ۲۶ - قولہ انکین بالکل لاشی محض
ثابت کر دیا ہی - اقول سحر کا موثر ہونا احادیث صحیحہ مین موجود ہی اور مشاہدہ سے ثابت پھر اسکا لاشی محض
اور بالاطلاق ہونا کسطرح صحیح ہوگا اور ایسی غیر صحیح امر کا قرآن کی طرف منسوب کرنا کیسے جائز
ہوگا بلکہ خود قرآنی نص وما ہم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ اسکی تاثیر کا اثبات
کر رہی ہی - صفحہ ۱۸ سطر ۱۳ قولہ جتنی قابلیت بڑھتی گئی الخ اقول یہ خاص فطرت پرستوں کا
مسئلہ ہی کہ طبیعت ہمیشہ ترقی کرتی ہی اور اس سے تو یہ لازم آتا ہی کہ ہر شریعت متاخرہ ہر شریعت
متقدمہ سے افضل و اکمل ہو حالانکہ اسپر کوئی دلیل عقلی و نقلی قائم نہین -

صفحہ ۱۸ سطر ۲۲ - قولہ اسکی کھال کو بیچکر چربی کو چراغ مین جلا کر الخ اقول مردار کی کھال سے
مطلقا انتفاع جائز نہین جیسا قول مذکور سے معلوم ہوتا ہی بلکہ دباغت شرط ہی - اور چربی تو کسی
طرح جائز نہین ہی ان دونون مسئلونکی نقل مین غلطی ہوئی ہی - ایضا سطر ۳۲ قولہ مچھلی الخ
اقول طافی اس حلت سے مستثنے ہی - اس قید کی تصریح ضروری تھی - صفحہ ۲۹ سطر اول
قولہ ایسے میتہ کے احکام الخ اقول اس تمام مضمون مین اس حکم کا نسخ بیان نہین کیا جس سے
ناواقفونکو شبہہ پڑسکتا ہی کہ اب بھی یہ حکم باقی ہوگا اور صرف مقدار الکمد یا کافی نہین کہ اسوقت
تک میراث کی آیت نازل نہوئی تھی - کیونکہ اس سے تو صرف تقدم تاخر نزول کا معلوم ہوا لیکن
یا نسخ پر ہرگز دلالت نہین صفحہ ایضا سطر ۱۵ - قولہ تو پھر قتل ضروری نہین اقول ضرور کی نفی
نہین یا جائز ہی یا نہین - ضرورت کی نفی سے محاورات مین جواز کا شبہہ ہوتا ہی حالانکہ جواز بھی
منتفی ہی - صفحہ ایضا سطر ۱۶ - قولہ - اگر کوئی قاتل الی قولہ معاف کر دین اقول اگر یہ اجتہاد تھا
تو یہ بوجہ فقدان شرائط کے غیر مقبول ہی - اور اگر تقلید ہی تو کسکی ہی - اگر امام صاحب کی ہی تو اسکی

سند چاہیے۔ اور اگر کسی اور کی ہی تو ضمن مسائل حنفیہ مین بیان کرنا موہم نسبت الی الامام کا ہے۔ ایسی ہر صورت
قابل مواخذہ ہی۔ صفحہ ۳۱ سطر ۴۔ قولہ انھون نے گذشتہ سال مین الخ اقول اگر اسکو غلط قرار
دیا جاوے تو یہ آیت بے معنی ہوئی جاتی ہی وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الخ اس مضمون
کی تصحیح نقل بذمہ ناقل ہے۔ اور بر تقدیر تصحیح کے بوجہ تعارض آیت مذکورہ کے اس نقل کو ترک کرنا ضروری ہے
صفحہ ۳۲ سطر ۲۴۔ قولہ جو شخص متمتع ہو اسکو ایسی حالت مین الخ اقول اس سے اوپر مسئلہ احصار کا
مذکور ہی پس ایسی حالت سے مراد وہی احصار ہوگا اس تقریر پر یہ حکم اس متمتع کا ہوا جو محصر ہی حالانکہ
مطلق تمتع کا یہ حکم ہی اور قرآن مجید کا کلمہ فَاِذَا اَمِنْتُمْ اس تخصیص کی نفی کر رہا ہی۔ اسی طرح
اس مسئلہ کے ضمن مین یہ کہنا کہ (اسلئے کہ جو وہین رہتے ہین انکو اسکی کیا ضرورت ہے دوسرے
سال اسکی قضا کرسکتے ہین) اس امر کی صاف تصریح کر رہا ہی کہ اس حکم کو بھی محصر کے متعلق سمجھا ہے
حالانکہ بالاجماع یہ غلط ہی محصر کے لئے ہدی کی عوض نہ صیام ہی نہ قادر علی القضاء کے لئے احصار
مین ہدی معاف ہے ذلک کا مشار الیہ یا نفس تمتع یا وجوب ہدی و صیام ہی علی اختلاف المذہبین
صفحہ ۳۵ سطر ۲۴۔ قولہ بشرطیکہ الخ اقول اس شرط کی کیا دلیل ہی۔ عموم نصوص و واقعات
نبویہ و صحابہ اس اشتراط کی نفی کر رہے ہین۔ یہ احکام شرعیہ مین دست اندازی ہوئی۔
صفحہ ۳۶ سطر ۹ قولہ بیہقی مین الخ اقول محض افترا ہی جمادی الآخرہ مین یہ لشکر گیا ہی اور اخیر تاریخ
مین قتال ہوا ہی جسمین یکم رجب ہونیکا شبہہ ہوگیا تھا مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
صفحہ ایضا سطر ۲۴۔ قولہ صرف انگور کی شراب کو کہتے ہین الخ اقول اطلاق صحیح نہین بلکہ خام کی قید ضرور تھی
صفحہ ۳۷ سطر ۲۴۔ قولہ اسقدر انتظار کرنا چاہیے کہ جسمین غسل ہوسکے اقول اسمین یہ بھی
شرط لگانا ضرور ہی کہ اسکے ذمہ ایک نماز واجب ہوجاوے۔ فرض کیا جاوے بعد طلوع آفتاب عورت
پاک ہوئی قول مذکور پر تو چاہیے کہ مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد قبل زوال حلال ہوجاوے حالانکہ یہ حکم نہین ہے
بلکہ یا تو غسل کرے یا ظہر کی نماز اسکے ذمہ واجب ہوجاوے اور درمیانی گھنٹون مین وہ عورت حلال نہوگی بالاجماع
صفحہ ۳۸ سطر ۲۔ قولہ اور وہ بات مجھکو اچھی معلوم ہوگی اقول حدیث مین تو ادی غیرہا
خیرا منہا آیا ہی جسکا ترجمہ یہ ہونا چاہیے کہ اور اسکی خلاف بات مجھکو اچھی معلوم ہوگی۔

اور عقل کے موافق بھی ہے کیونکہ جب بانتفاء چشم کانا ہی ہو اور وہی شرعاً اچھی بھی معلوم ہو تو پھر تو
کیا کون ضرورت تھی غرض اس ترجمہ میں نقل و عقل دونوں کا خلاف کیا گیا۔ صفحہ ایضاً سطر ۲۰ قولہ
چاہیئے کو اندر صلح ہو جاوے اقول صلح تو رنجش کے رفع ہونیکو کہتے ہین حالانکہ فقہا کی شرائط اور بین
گو رنجش برطرف ہو۔ اور بدون وجود ان شرائط کے عورت حلال نہوگی گو رنجش رفع ہوجاوے۔ صفحہ ایضاً
سطر ۱۹۔ قولہ طلاق دیدو عرف شریعت میں اسکو خلع کہتے ہین۔ اقول خلع میں اختیار و قصداً
طلاق دینے کی ضرورت نہیں جیسا لفظ دیدو سے مترشح ہے۔ یہ احکام شرعیہ مین تحریف ہے
صفحہ ۳۹ سطر ۲۳ قولہ طلاق دیدے اقول طلاق دینے کی ضرورت نہیں یہ عقد خود مفرق ہے
صفحہ ۴۰ سطر ۱۵ قولہ خواہ وہ اسکی بی بی ہو یا کوئی غیر الخ اقول بی بی بلکہ معتدہ کو بھی دودھ پلانا
پر معاوضہ لینا حرام ہے۔ اور اسکو بعید کہنا کہ اگر شوہر غریب ہے الی قولہ ضروری ہے صحیح نہین اگر غیرت
دیانۃ ہو تو شوہر کے ادا ہونے میں بھی ضرور ہے اور اگر قضاءً ہے تو شوہر کے غریب ہونے پر بھی ضرور نہیں پس
یہ کہنا کسی حال میں صحیح نہوا۔ صفحہ ۴۱ سطر ۲۲۔ قولہ مہر مثل کا نصف الخ اقول یہ مسئلہ تو خود آیت
مین منصوص ہے تمتیعہن فانہ صریح مذکور ہے جسکا ترجمہ بھی بین السطور چھوڑ دیا گیا ہے مہر مثل کا نصف
بالکل تراشیدہ حکم معارض نص کے ہے۔ البتہ اسکی طرفین کو فقہا نے محدود فرمایا ہے۔ اوسط الحدود میں
صفحہ ۴۲ سطر ۲۰ قولہ کہ مجاہد وغیرہ کہتے ہیں الی قولہ تم وصیت کر جاؤ اقول وصیت
مجاہد کے نزدیک بھی واجب نہیں ہے منسوخ کیون نہ کہیں گے البتہ عدت کے بارہ میں تعارض ناسخ کی نفی کرتے
ہین مترجم کا یہ کہنا کہ مجاہد منسوخ نہیں کہتے اور عدم نسخ کی تقریر میں وصیت کا حکم لانا کسقدر خلط
مبحث ہے۔ اور اگر تاویل کیجاوے کہ مراد عدم تعارض ہے باب عدت ہی ہے اور وصیت منسوخ ہے تو مطلقاً یہ کہنا کہ
مجاہد منسوخ نہیں کہتے غلط ہے۔ اگر یہ کہئے کہ در باب عدت منسوخ نہین کہتے کیونکہ وہ نسخ تعارض کی وجہ سے ہوتا اور
تعارض یہین نسخ بھی نہیں تو البتہ کلام صحیح ہوتا اور وصیت کے باب میں منسوخ ہونا بالاتفاق نقل کرنا چاہئے
صفحہ ایضاً سطر ۱۱ قولہ یہاں تیرا مذکور ہے۔ اقول مترجم صاحب اس آیت کے حکم کو اب بھی باقی سمجھتے ہین
اور ترجیح بھی ہوا کرتی ہین حالانکہ جب اسکو صاحب میراث مان لیا اور وارث کے لئے تہائی کی وصیت کا
ناجائز ہونا مشہور و مسلم مسئلہ ہے پھر یہ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ یہ احکام کی تحریف ہے فقط

فتویٰ متعلق خریداری و مطالعہ تراجم و تفاسیر مخالفہ قواعد اہل حق

سوال- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آجکل قرآن مجید کے بہت سے ترجمہ اور تفسیریں شائع ہو رہی ہیں جنمیں کثرت سے غلطیاں اور مضامین خلاف شرع ہوتے ہیں- ایسے ترجموں اور تفسیروں کا دیکھنا یا اس غرض سے خریدنا اور انپر اعتماد کرنا جائز ہے یا نہیں- المستفتی- خادم الحفاظ امام الدین کانپوری

جواب- کچھ بھی جائز نہیں- دارمی میں حضرت عمر فاروق رضی کا قصہ مذکور ہے کہ ایک نسخہ توریت کا کہیں سے لاکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پڑھنا شروع کیا آپ نہایت ناخوش ہوئے- اور حضرت عمر رضی نے عفو تقصیر کرائی- دیکھو حضرت عمر رضی باوجودیکہ خود نہایت فہیم اور بہت بڑے عالم تھے پھر رسول اللہ صلعم کے روبرو پڑھنے تو کسی قسم کا احتمال خرابی کا تھا ہی نہیں- جہاں غلطی ہوتی آپ فوراً تنبیہ فرما دیتے- مگر پھر بھی احتیاطاً کہ شاید انکو اسکے دیکھنے کی عادت ہو جاوے اور کسی جگہ لغزش ہو جاوے یا انکو دیکھکر اور ضعفاء کم علم خرابی میں پڑ جاویں یا اور کچھ نہیں تو کم از کم اضاعت اوقات تو ضروری اور یقینی ہے آپ نے سختی کے ساتھ روکا- تو اسوقت کے ترجمے اور تفسیریں دیکھنے والے کہ نہ انکو کافی علمی استعداد حاصل ہے نہ اپنے عقائد اور اعمال میں علی وجہ الکمال مستقیم ہیں انکے حق میں تو یقیناً ایسی چیزوں کا مطالعہ مضرت محض و موجب فساد عظیم ہوگا- پس ایسی حالت میں یقیناً ایسی چیزوں کا مطالعہ کرنا ایسوں کے لئے ناجائز ہے رہی خریداری سو اول تو بڑا مقصود اُس سے مطالعہ ہی اور مطالعہ ناجائز ٹھہرا اور پھر خریداری کہ اُسکا سبب اور ذریعہ ہے ناجائز ہوگا- دوسرے اکثر ایسے ترجمے نفع رسانی دین کے لئے نہیں کیے جاتے بلکہ محض تجارت کی غرض سے- اگر خریداری بند ہو جاوے تو یقیناً ایسے ترجموں کا سلسلہ منقطع ہو جاوے تو خریداری حقیقت میں انکی اس عمل ناجائز کی اعانت ہے اور حرام ہے لقولہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان- پس خلاصہ یہ ٹھہرا کہ جسطرح ایسے ترجموں کا تصنیف کرنا گناہ ہے اسیطرح خریدنا اور دیکھنا سب ناجائز ہے- اگر انکے مضامین پر اعتقاد بھی نہو تب بھی بوجوہ مذکورہ ایسے لوگوں کو جو علم دین میں کامل نہوں یہ امور ناجائز ہیں- اور اگر اعتقاد بھی ہو تب تو ظلمات بعضہا فوق بعض کا مصداق اور معصیت ہونے میں زیادہ شدید ہے- کتبہ محمد اشرف علی تھانوی عفی عنہ

قطعہ تاریخ از احقر محمد مظہر الفاروقی الحنفی الانصاری التھانوی عفا عنہ اللہ الولی

بفضل خدا چھپ گیا یہ رسالہ ہے جسکا نصاب دینی [illegible] کہی سال تاریخ مظہر نے اسکی [illegible] ہے مجموعہ [illegible]

۱۹ ہجری